از کتاب ''اپنی جمہوریت یہ تو دنیانہ آخرت''

'جمہوریت' کے پسِ پردہ!

ایک ذہنی اور نفسیاتی حصار جو ہماری اِس 'جمہوریت' کی تہہ میں کارفرما ہے، تین وجوہات سے بے انتہا اہم ہے۔

پہلی اور بڑی وجہ: نظریاتی اور ثقافتی طور پر ہمارا مغرب کا دست نگر رہنا؛ تاکہ ہماری جوان نسلیں پہلی نظر میں پہچان سکیں کہ ہمارا نظریاتی قبلہ کس طرف ہے اور سماجی معاملات میں ہمیں 'ہدایت' کہاں سے لینی ہے۔ ہمارے نونہال یہ سمجھنے میں دیر نہ لگائیں کہ ہماری اوقات اِس عالمی اسٹیج پر ایک نقال کی ہے؛ جس کی قابلیت کی آخری حد یہ ہے کہ وہ ایک چلتے نظام کی کامیاب نقل ہی کر کے دکھادے اور جو کہ عام طور پر اس کے بس کی بات نہیں۔ اپنے بچوں پر مغرب کی امامت کی دھاک بٹھار کھنا ہمارے تعلیمی، ابلاغی اور سیاسی سیکٹر کو سونپے گئے مشن کا نہایت اہم حصہ ہے۔

چنانچہ **آج کسی قوم کا یہ کہنا کہ وہ جمہوریت اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتی ہے دراصل مغرب کو بڑا بھائی ماننے کا اعلان ہوتا ہے۔** یہ 'ہینڈز اپ' کا ایک مہذب انداز ہے۔ شاید آپ نے کبھی نوٹ کیا ہو، تیسری دنیا میں کسی حکمران کا تخت ڈولتا ہو تو وہ جھوٹ یا سچ جمہوریت کی تسبیح شروع کر دیتا ہے اور بسا اوقات یہ 'وظیفہ' سود مند ثابت ہوتا ہے! کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ مغرب کو غچہ دینا اتنا ہی آسان ہے؟ نہیں۔ یہ مغرب کی سمجھداری کی دلیل ہے کہ وہ جمہوریت کی گردان سے تیسری دنیا کے حکمران کا اصل مقصد پالیتا ہے۔ یہ حکمران اپنے ملک میں پوری جمہوریت نافذ کرتا ہے یا آدھی یا ذرہ بھر نہیں، مغرب کو بھی اس سے کیا لگے۔ **یہ دراصل وفاداری بشرط استواری کا اعلان ہوتا ہے۔** تھرڈ ورلڈ حکمرانوں کی زبان پر

'جمہوریت' کا لفظ تو دراصل ایک خوبصورت کنایہ ہوتا ہے؛ اصل مقصد مغرب کو یہ پیغام دینا ہوتا ہے کہ 'فدوی حاضر ہے'۔ ہم سمجھیں نہ سمجھیں مگر کہنے والا اور جس سے کہا گیا دونوں اسکا مطلب سمجھ رہے ہوتے ہیں! تیسرا کوئی فریق سمجھنا چاہے تو بھی اجازت ہے!

چنانچہ عملی ثبوت دینا یا نہ دینا بالکل الگ مسئلہ ہے، یہاں حکمران کا 'جمہوریت جمہوریت' پکارنا ہی دینِ مغرب میں آنے کا فدویانہ اظہار ہوتا ہے۔ اس قولِ لسان کے بغیر آدمی 'کفر' کا مرتکب[1] ہو سکتا ہے!

<u>دوسری وجہ</u> یہ کہ: ہم تیسری دنیا کو جو جمہوریت ملی ہے اس میں ہم استحکام stability نامی چیز سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ 'ہمارے والی' جمہوریت افراتفری برپا رکھنے کا ایک کامیاب انتظام ہے۔ اس عدم استحکام کے بے شمار نقصانات ہمارے حق میں اور بے شمار فوائد مغرب کے حق میں خود بخود حاصل ہوتے ہیں:

۱۔ داخلی استحکام نہ ہونے کے باعث بیرونی سہاروں کی ہر دم ضرورت رہتی ہے۔ جس کے باعث سب کھلاڑی میدان کے بجائے پویلین پر نظر رکھتے ہیں۔ نتیجتاً؛ اس گراؤنڈ کا سب سے نکما کھلاڑی وہ گنا جاتا ہے جو کھیل کے اصولوں پر توجہ دے اور اپنا رخ کھیل کے میدان سے اِدھر اُدھر نہ ہونے دے۔ ایسا کھلاڑی چاہے جتنا مرضی اچھا کھیلے مگر اس کا اسکور حیران کن حد تک ایک خاص جگہ پر جا کر رک جاتا ہے!

۲۔ دوسری بات یہ کہ اس افراتفری کے عالم میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رہتا ہے۔ چور چور کے شور میں خود چور بھی آرام سے شامل ہو جاتا ہے۔ یوں تو پچھلے سات عشروں سے یہی کچھ ہو رہا ہے مگر پچھلی دو دہائیوں سے تو آپ نے محسوس کیا ہو گا شور ہی اب 'چور چور' کا

---

[1] یہ 'کفر' عالم اسلام میں صرف عرب کے کچھ راجواڑوں کو معاف ہوتا ہے، تاہم عرب راجواڑوں سے اس کا جو 'کفارہ' لیا جاتا ہے وہ ہمارے تصور سے باہر ہے، 'اسٹیٹ آف ازرائیل' کا تحفظ اسی کا ایک حصہ ہے!

ہے۔ آپ سوچیں کسی قوم کو نفسیاتی طور پر مفلوج کر دینے کا اس سے اچھا گُر کیا ہو سکتا ہے۔ **ہمارا معاشی استحصال بھی مغرب کے اہم اہداف میں شامل ہے۔**

۳۔ تیسری بات یہ کہ افراتفری کی ایک ایسی فضا میں کوئی طویل المیعاد منصوبہ پنپ نہیں سکتا۔ تربیتی شعبے میں اور نہ سماجی عمل میں کوئی دور رس پروگرام انجام نہیں پا سکتا ہے۔ پیداآور افراد کو ایسے ماحول میں یکسوئی ملتی ہے اور نہ اداروں کو۔ کوئی بہت ہی غیر معمولی قوت ارادی کا مالک شخص یا ادارہ ہو تو شاید وہ ایسی فضا میں کچھ کارکردگی دکھا سکے ورنہ سب جذبے اور سب منصوبے یونہی دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

۴۔ چوتھی بات یہ کہ اس صورتحال کی آڑ میں ہمارے وسائل بڑی خوبصورتی سے مغرب کو منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں؛ جن میں سب سے قیمتی اثاثہ ہمارا باصلاحیت نوجوان ہے، یعنی برین ڈرین۔ کسی ملک کے انسانی اور قدرتی وسائل کو پائپ لگا کر ایک ہی سانس میں کھینچ جانا مغرب کو خوب آتا ہے۔ حق یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں کی ٹیکس کلکٹری یا آئی ایم ایف کی ادائیگی اس کا بہت چھوٹا سا حصہ ہے بلکہ سامنے کی چیز۔ اب اس کام کے لئے یہاں ملٹی نیشنلز بیٹھی ہیں۔ این جی اوز کا ایک جال بچھا ہے۔ تعلیم و تحقیق اور ترقیاتی منصوبوں میں مدد کے روز نئے پیکج آتے ہیں۔ دیوہیکل منصوبوں پر بڑی بڑی بیرونی کمپنیاں ٹھیکے لیتی ہیں جن میں ہماری لالچ صرف اس قدر ہوتی ہے کہ ہم مزدوروں کو اس سے روزگار ملتا ہے! ایسے ایسے زبردست طریقے ہیں کہ آپ سن کر حیران رہ جاتے ہیں۔ وہ تو ہمارے خون کا آخری قطرہ نچوڑ لے جائیں مگر کچھ چھوڑ دینا خود ان کے بھی مفاد میں ہے۔ بس یہی سوچ کر وہ ہم پر کچھ ترس کھا جاتے ہیں۔ مغربی قومیں انسان دوست بھی تو ہیں!

چنانچہ جمہوریت کے نام پر اس اندازِ اضطراب اور اِس دھماچوکڑی کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے شور میں ہمارے چھوٹے چھوٹے چور ہی سرگرم عمل نہیں رہے جن کا ہماری زبانوں پر

اب ایک عرصے سے خاصا چرچا ہے؛ بلکہ اس کی اوٹ میں جو بڑا بین الاقوامی چور پل رہا ہے وہ شاید ہمارے خواب وخیال تک میں نہیں۔ جمہوریت کا یہ پردہ اصل میں تو اسے کام دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے ملکوں میں یہ جو روز اودھم مچا دیکھتے ہیں اور یہ مسلسل ہنگامی حالت جو کہیں تھمنے میں نہیں آتی... یہ ڈھول دراصل کچھ بڑی بڑی عالمی وارداتوں کو چھپانے کے لئے اٹھائی جاتی ہے۔ گو پس منظر ہماری اپر کلاس بھی موج کرتی ہے مگر اصل میں تو مغرب کا دھندہ چلتا ہے۔ ہم یہاں بوجھ ڈھونے اور فارغ وقت میں تالیاں بجانے کے لئے رکھے گئے ہیں!

اللہ کی طرف آئے بغیر واللہ کوئی چارہ نہیں!!!

۵۔ پانچویں بات یہ کہ ہماری قوم کا حساس طبقہ جو اس صورتحال کے اصل پس منظر سے تو واقف نہیں مگر اتنی سمجھ بہر حال رکھتا ہے کہ کسی عمل کو اس میں پائے جانے والی ہاؤ ہو کی بجائے اس کے نتائج سے ماپے... ہمارا یہ سنجیدہ اور حساس طبقہ مایوسی کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس طبقے کو اصلاح احوال کی کوئی صورت اور آگے بڑھنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دیتا۔ کسی قوم کے سنجیدہ لوگ مایوسی کا شکار ہونے لگیں، اس سے بڑا نقصان اس قوم کے حق میں کیا ہو گا۔ قوم کو اس کے جذباتی لوگوں نے تو نہیں چلانا ہوتا!

تیسری وجہ: جمہوریت کا یہ لفظ ایک اور بھی کمال دکھاتا ہے۔ کہنے کو ظاہر ہے مغرب میں بھی جمہوریت ہے اور ہمارے ہاں بھی جمہوریت، مگر مغرب میں اسی جمہوریت سے دودھ کی نہریں بہتی ہیں اور ہمارے ہاں خاک اڑتی ہے۔ اب ہمارا ایک عام فرد اس دردناک واقعہ کی بھلا کیا تفسیر کرے گا؟ یہی نا کہ:

> 'جمہوریت میں کوئی ایسی ہی خرابی ہوتی تو یہ مغربی اقوام کا بھی تو ویسا ہی حشر کرتی جو ہمارا یہاں ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ **ہماری قوم ہی نالائق ہے**! ایسی اعلیٰ وارفع چیز بھی ہماری قوم کو استعمال کرنی نہیں آتی! ایسا شاندار نظام جو ہمارے سامنے یورپ

کو اس کے تاریک دور سے نکال لایا حتی کہ اسے چاند پر پہنچا دیا ایسے زبردست نظام کا اس قوم نے دیکھو کیا ستیاناس کیا'!

حقیقت یہ ہے کہ آتے جاتے، بسوں ویگنوں میں سفر کرتے، آپ کے کان پکنے کو آتے ہیں؛ اس مضمون کی گفتگو ہر جگہ آپ کا پیچھا کرتی ہے۔ 'صاحب ہم ایک ناکام قوم ہیں'! اف خدایا!!! ترقی بھاڑ میں گئی؛ نہ ہو ترقی؛ مگر قوم کی اس مرعوبیت کا کیا حل ہے؟ ایک قوم اگر خود اعتمادی سے اِس حد تک محروم کر دی جائے اور وہ دوسری اقوام کے آگے اس درجہ دب جائے تو وہ تو جیتے جی مر جایا کرتی ہے۔ یہاں احساسِ کمتری مسلسل ہمارا تعاقب کرتا ہے۔ ہمارے دشمن کا ہم پر یہ نہایت کاری وار ہے جس کا مقصد ہمیں ذہنی اور نفسیاتی طور پر مفلوج کر دینا ہے تاکہ ہم میں آگے بڑھنے کے جتنے محرکات ہوسکتے ہیں وہ سب کے سب ہمارے اندر ہی دم توڑ جائیں؛ تب کبھی آپ مغرب کو مات دینے کی بات کریں تو اس پر دشمن سے پہلے آپ کی اپنی ہی قوم کا قہقہہ سنائی دے! اقوامِ عالم سے آگے گزرنے کی بات ایک قوم کے ہاں کامیڈی کا بہترین مواد قرار پائے!

حضرات آپ کے دشمن کو آپ کے یہاں کیا اس کے سوا کچھ اور بھی چاہئے؟

یہ سب کام جمہوریت کی اِس بظاہر لایعنی گردان نے دکھایا۔ 'جمہوریت' تو یہ واقعتاً وہ نہیں تھی جو مغرب میں 'نازل' ہوئی لیکن عرفِ عام میں اس کو 'جمہوریت' کہنے کے فائدے شمار سے باہر ہیں۔ آپ کے خیال میں لفظی مشابہت ایک بے ضرر چیز ہے؟ کچھ لوگوں کے لئے ضرور یہ بے ضرر ہوگی البتہ قومیں اس کے تباہ کن مضرات کی متحمل نہیں۔ خود آپ نے دیکھا، اپنی اس آپ بیتی میں اصل جان اس 'لفظی مشابہت' ہی نے ڈالی ہے۔ 'لفظی مشابہت' کا کچھ مزید تذکرہ ابھی آئندہ فصل میں آتا ہے...